107482 - روزے كے متعلق جواب پر سائل كى تعليق اور رؤيت ہلال كى گواہى ميں ايك گواہ والى ابن عباس رضى اللہ عنہما كى حديث

سوال

آپ نے سوال نمبر (26824) كے جواب ميں آپ نے ذكر كيا ہے كہ رؤيت ہلال ميں ثقہ شخص كى رائے قبول كرنا جائز ہے، ليكن يہ اس حديث كے ساتھ معارض ہے جس ميں ايك بدوى شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كو چاند ديكھنے كے متعلق خبر دى، تو اس وقت رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے دريافت كيا:
" كيا تم اللہ پر ايمان ركھتے ہو كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود نہيں اور محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ كے رسول ہيں ؟
تو اس نے جب اثبات ميں جواب ديا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے دريافت كيا كيا تم گواہى ديتے ہو كہ تم نے چاند ديكھا ہے ؟
تو يہ حديث كسى بھى مسلمان شخص كى رؤيت ہلال ميں گواہى قبول كرنے كى دليل پائى جاتى ہے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سائل نے جس حديث كى طرف اشارہ كيا ہے وہ درج ذيل ہے:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

ايك اعرابى شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كى:

" ميں نے چاند ديكھا ہے ۔ حسن رحمہ اللہ نے كہا يعنى رمضان كا چاند ۔ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے كہا:

" كيا تم گواہى ديتے ہو كہ اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود حقيقى نہيں ؟

اس نے جواب ديا: جى ہاں.

آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ؟

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (691) سنن ابو داود حدیث نمبر (2340) سنن نسائی حدیث نمبر (2112) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1652) یہ حدیث ضعیف ہے، صحیح نہیں، اسے امام نسائی اور علامہ البانی رحمہما اللہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے.

اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن پھر بھی اس میں اور ہم نے جو بیان کیا ہے اس میں تعارض نہیں ہے کہ چاند دیکھنے والا شخص عادل اور ثقہ ہو.

فرض کر لیں کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس حدیث کا معنی کئی ایک وجوہ پر محمول ہے:

1 ۔ چاند دیکھنے والی کی گواہی قبول کرنا اور اس کا ثقہ اور عادل ہونا یہ قاضی پر منحصر ہے، کہ اگر قاضی کو لوگوں میں تجربہ ہونے کی وجہ سے اس کی گواہی موثوق لگتی ہو تو اس کو یہ گواہی قبول کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے اسے کوئی نہیں جانتا اور اس کا تزکیہ کوئی نہیں کرتا.

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لہذا : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اعلان کرنے کا حکم دیا، یعنی کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ کل روزہ رکھیں، کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جانتے نہیں تھے تو آپ نے اپنے اطمنان کے لیے اسے کہا کہ وہ یہ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں.

اس کا معنی یہ ہوا کہ: آپ کو علم ہو گیا کہ یہ شخص مسلمان ہے، لیکن آپ نے اس شخص کو آزمایا نہیں، اور نہ ہی اس کی ذہانت و فطانت کو جانا، جیسا کہ پہلی حدیث کے متعلق ہے جس میں گواہ عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما تھے، لیکن اس کے باوجود آپ نےاس کی گواہی قبول کر لی، تو اس میں وسیع آسانی و تیسیر و سہولت ہے.

اس کا معنی یہ ہوا کہ قاضی گواہ کا تزکیہ کرنے والوں کو بلائے بغیر ہی اس کے ظاہر پر مطمئن ہو جائے جیسا کہ

قاضیوں کے عرف میں قدیم دور میں ہوتا تھا، اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے اسلام کا علم ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کو پہلے نہیں جانتے تھے، لہذا آپ نے اپنے سامنے کلمہ شہادت کو ہی کافی سمجھا کہ وہ مسلمان ہے، اور اس کو بھی وہی حق ہے جو ہمیں ہے، اور اس پر بھی وہی حق ہیں جو ہم پر ہیں، اس کے اسلام کی گواہی کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں :

علامہ البانی کی کیسٹ بلوغ المرام پر تعلیق حدیث نمبر پانچ کتاب الصیام کو سنیں.

2 - یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ مسلمان اصل میں عادل ہوتا ہے، حتی کہ اس میں اس عدالت کے خلاف کچھ واضح ہو جائے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کے فوائد میں الصنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں دلیل ہے کہ مسلمانوں میں اصل عدالت ہے یعنی وہ عادل ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے کلمہ شہادت ہی طلب کیا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں.

دیکھیں: سبل السلام (2 / 153).

3 - یہ کہ: یہ حکم صحابہ کے ساتھ خاص ہو، اور یہ ایسا ہی ہے؛ کیونکہ سب صحابہ عادل ہیں، اور اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ اعرابی صحابہ کی لڑی میں پرویا جاتا ہے، اور اس طرح وہ عادل ہوا، جن کی عدالت میں کوئی شك نہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سب صحابہ ثقات اور عادل ہیں، ان میں ہر ایك کی روایت قبول ہو گی چاہے وہ مجھول ہی ہو، اسی لیے علماء کا کہنا ہے کہ صحابی کی جہالت کوئی نقصان نہیں دیگی.

ہم نے صحابہ کے حال کے متعلق جو وصف بیان کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ و تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی کئی ایك نصوص میں تعریف و ثنا کی ہے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی کے اسلام کا علم ہو جاتا تو آپ اس کے قول کو قبول کرتے اور اس کی حالت کے متعلق دریافت نہیں کرتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایك اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا ...... انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ویب سائٹ سے " مصطلح الحدیث.

اور ایك چیز یہ بھی ہے جو اوپر بیان کردہ کو تقویت دیتی ہے کہ یہ گواہی وحی کے زمانے میں تھی، اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جو گواہی مسلمانوں کی اطاعت اور عبادت کے متعلق ہو اس اعرابی کی یہ گواہی باطل پر ہی ٹکی رہے اور وحی کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہو.

اور اس لیے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اللہ نے ہمیں اس کی تاویل کرنے سے غنی کر دیا ہے.

والحمد للہ رب العالمین.

واللہ اعلم .